حفیظ رضا پسروری

گل شیر شہید کی یاد میں

محمد عمر فاروق صاحب کی تصنیف "مولانا محمد گل شیر شہید" کے مطالعہ سے ایمان پرور دور کی یاد اور شدت اختیار کر گئی جب مولانا مرحوم رہنمایانِ احرار کی معیت میں کلمۂ حق کہنے کا فریضہ انجام دے رہے تھے مولانا شہید کو دیکھنے اور سننے کا اتفاق ۴۵-۱۹۴۴ء میں ہوا۔

ایک دفعہ سیالکوٹ احرار کانفرنس کے موقع پر جب دوست اُنہیں تلاش کر رہے تھے تو وہ کانفرنس کے پنڈال سے ملحقہ مسجد میں شاعر احرار مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی (جن کا مزاج، اخلاص اور افلاس حضرت مولانا شہید سے ملتا جلتا تھا اور دونوں میں بہت محبت تھی) کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ دوسری بار ۸-۹- اپریل ۱۹۴۴ء کو پراونشل احرار کانفرنس فیروز پور کے موقع پر جو حضرت مولانا عبدالقیوم پوپلزئی (پشاور) کی صدارت میں ہوئی۔ اس کے چند ہفتوں بعد مولانا شہید کر دیئے گئے۔ میں اُس زمانے میں احرار سٹوڈینٹس فیڈریشن (سیالکوٹ۔ پسرور) کا نمائندہ تھا اور جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ، چوہدری شمس الحق، چودھری احمد سعید اختر، منظور احمد بھٹی مرحوم (سیالکوٹ)، ملک عبدالرؤف صاحب (ملتان)، صاحبزادہ خالد حسن مرحوم (آکومہار شریف)، خاقان بابر ایڈووکیٹ (لاہور) کی قیادت و معیت میں تعلیم کو ثانوی درجہ دے کر شب و روز مجلسِ احرار کے لئے کام کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں دہلی جانا ہوا تو وہاں مجلس احرار نے احرار کیلنڈر شائع کیا تھا جو اس سے پہلے ۱۹۴۵ء میں حافظ علی بہادر مرحوم مدیر "ہلالِ نو" بمبئی شائع کر چکے تھے۔ اس کیلنڈر میں دیگر احرار رہنماؤں کے علاوہ مولانا شہید کی بھی تصویر تھی۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد اب وہ تصویر کہاں ملے گی۔

یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

الحمدللہ حضرت امیر شریعت، قاضی احسان احمد صاحب، شیخ حسام الدین، مولانا عبدالرحمن میانوی اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کے ساتھ میرا تعلق بہت قریبی رہا اور یہ حضرات اپنے تبلیغی اسفار کے دوران جب کبھی میری پوسٹنگ کے مقامات پر آتے تو میرے ہاں قیام فرماتے۔ حضرت قاضی صاحب کی مشہور ملاقات سیالکوٹ جو خان لیاقت علی خاں مرحوم کے ساتھ ہوئی اس میں اس عاجز کی معیت و معاونت بھی تھی۔ مولانا شہید ملت اسلامیہ کی متاع گراں تھے انہوں نے حضرت امیر شریعت اور دوسرے اکابر احرار کی ایمان پرور معیت میں جو خدمات انجام دیں وہ ہماری تاریخ حریت کا تابناک باب ہیں افسوس! ہمارے ہاں تاریخ کا دیانتدارانہ عمل جاری نہیں رہ سکا۔ اور یہاں پر کسی کو کچھ معلوم نہیں کس نے کیا کام کیا ہے۔ مولانا مرحوم کو ۱۳/۱۴ مئی ۱۹۴۶ء کی درمیانی شب انگریزی کاسہ لیسوں نے ایماء پر شہید کر دیا گیا اور انگریزی حکومت نے اپنے مخصوص مفادات کی بناء پر قاتل نہ پکڑے۔ بعد میں وہی قاتل سربراہِ حکومت بھی رہے اور علماء حق کے قتل کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ جانباز مرزا مرحوم نے غلط نہیں کہا تھا:

بقیہ ص ۱۳ پر دیکھیں۔